سوال

پچھلے چند برس میرے دوست کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی اور بیوی کی بہن (یعنی اس کی سالی) حاملہ تھی اور بچہ جننے والی تھی، اس نے اپنی بہن کو یہ بچہ ہدیہ کرنے کا اس طرح سوچا کہ بہنوئی جو اولاد پیدا نہ کرسکتا وہ اس سے شادی کرلے، اور بالفعل میرے اس دوست نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور بیوی کی بہن یعنی اپنی حاملہ سالی سے صرف دوماہ کے لیے شادی کرلی پہلے سے ہونے والے حمل کے دوماہ بعد پھر اس نے دوبارہ اپنی بیوی سے ہی رجوع کرلیا اس تعلق سے اس کا ایک بچہ ہے اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کررہا ہے برائے مہربانی آپ اس نکاح کا کتاب وسنت کے مطابق حکم واضح کریں کہ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا حکم ہوگا، اور یہ نکاح صرف دوماہ رہا اور یہ نکاح بھی بچہ کی وجہ سے تھا، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ آیا یہ نکاح حلال ہے یا حرام، کیا اس خاوند نے جو کیا ہے وہ حرام ہے، اور کیا یہ بچہ حلال کا ہے؟

جواب

الحمد للہ

اول :

انا للہ وانا الیہ راجعون، ہم نے یہ سوال باربار پڑھا اور کئی بار اس پر غور کیا، اور اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی تقدیق نہ کرپائے، صرف اتنا ہے کرسکے کہ اپنے آپ کو ہی تہمت دی اور ملامت کرنے لگے، شائد ہم سوال نہیں سمجھ سکے، اور ہم تمنا بھی یہی کرتے ہیں کہ ہماری فہم غلط ہی ہو، لیکن سوال میں سب کچھ اتنا واضح ہے کہ اس نے ان ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا

کیا مسلمانوں کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے؟

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تو مسلمان تاجروں کے بازار میں گھوم کر تاجروں سے تجارت اور سود کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے، اور اگر کوئی تاجر جواب نہ دے سکتا تو اسے تعزیرا مارتے اور فرمایا کرتے تھے :

"ہماری مارکیٹ اور بازار میں صرف تجارت وہی کرسکتا ہے جو فقیہ ہو"

اگر وہ اس طرح کا سوال سن لیتے تو وہ کیا کرتے

اس سوال نے تو ہمیں بہت زیادہ تکلیف سے دوچار کیا ہم اسے فرصت سمجھتے ہوئے مسلمانوں میں یہ پکار لگائیں گے کہ تم نے اپنے آپ کو ضائع کردیا، اور اسلام بھی ضائع کربیٹھے، تم نے شرعی علم سے اعراض کرکے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ضائع کردیا، اور اسلام کے ضروری امور اور اس کی ابجد سے جاہل رہ کر اپنا سب کچھ ضائع کربیٹھے، اور جب تم نے اسلام کو ایک غلط رنگ میں پیش کیا تو اسلام کو بھی ضائع کربیٹھے

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی جانب واپس لائے، اور انہیں دین کی سمجھ عطا کرے

سائل نے ہمیں اس حمل کے متعلق کچھ نہیں بتایا کہ آیا وہ نکاح سے ہوا یا زنا سے؟

اور کیا وہ حاملہ عورت طلاق شدہ تھی یا کہ اس کا خاوند فوت ہوچکا تھا، یا کہ وہ زندہ ہے اور وہ خاوند کے نکاح میں ہی تھی ؟

اور کیا وہ شخص جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر سالی یعنی بیوی کی بہن سے شادی کی اس نے اپنی بیوی کی عدت ختم ہونے کا انتظار کیا یا کہ بیوی کی عدت ختم ہونے سے قبل ہی سالی کے ساتھ شادی کرلی ؟

ان سوالات کا جواب چاہے کچھ بھی ہو اس سے شرعی حکم میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی، لیکن اس سے تو برائی کی لسٹ میں ہی اضافہ ہوکر قصہ اور بھی عجیب صورت اختیار کرجا ئیگا

دوم :

جس نکاح کے متعلق دریافت کیا جارہا ہے وہ نکاح باطل ہے کیونکہ طلاق شدہ یا جس کا خاوند فوت ہوچکا ہے اس عورت سے عدت میں نکاح کرنا مسلمانوں کے اجماع کے مطابق حرام ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"اور تم اس وقت تک عقد نکاح پختہ مت کرو جب تک عدت ختم نہ ہوجائے "

یعنی عورت عدت میں ہو تو نکاح مت کرو حتی کہ اس کی عدت گزر جائے، اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے "الطلاق (4).

چنانچہ اگر عورت زنا سے حاملہ ہو تو معاملہ اور بھی فحش اور زیادہ جرم والا ہے کہ اس جرم کا کوئی خیال نہیں کیا گیا بلکہ اس جرم کو ایسے بیان کیا جارہا ہے جیسے یہ مباح کام تھا

اور اس حمل کو اس خاوند سے کسی بھی حالت میں منسوب کرنا ممکن نہیں؛اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کیونکہ وہ تو کسی اور کے نطفہ سے پیدا شدہ ہے، اور یہ عورت اس کی بیوی نہ تھی، تو پھر یہ بچہ اس کی جانب کیسے منسوب ہوگا اور وہ کس طرح دعوی کرسکتا ہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ کے دروازے پر ایک حاملہ قیدی عورت کو دیکھا گویا کہ اس کا مالک اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہو، اور وہ اس کے علاوہ کسی اور کے نطفہ سے حاملہ تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں نے ارادہ کیا کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں تو وہ اس وارث بنا رہا ہے، اور اس کے لیے حلال ہی نہیں تو وہ کیسے اسے استعمال کررہا ہے ؟ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1441).

سنن ابوداود میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسری کی کھیتی کو اپنا پانی لگائے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2158) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے

اس سے مراد کسی دوسرے سے حاملہ عورت سے جماع کرنا ہے

حاصل یہ ہوا کہ :

یہ نکاح باطل ہے، اور بچہ اس خاوند کی طرف منسوب نہیں ہوگا، اور جو کوئی بھی اس میں شریک ہوا ہے، یا جسے اس کا علم ہوا اور اس نے اس سے روکا نہیں ان سب کو اس سے توبہ کرنی چاہیے اور اپنے فعل پر نادم ہوں، اور اس بچے کو باپ کے علاوہ کسی اور طرف منسوب کرنے سے برات کا اظہار کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے اور انہیں ہدایت و راہنمائی سے نوازے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

96198